بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*
4
**دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت**
**Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)**
**Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com**

# نئے سال کے آغاز میں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری گذشتہ کوتاہیوں اور کمیوں کو معاف فرمائے اور نئے سال میں ہمیں زیادہ سے زیادہ پانے کی توفیق دے ہم کھونے والے نہ ہوں

# اور ہم ان مؤمنین میں شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 30؍دسمبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

دو دن بعد انشاء اللہ نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ ہم مسلمان تو قمری سال سے بھی سال شروع کرتے ہیں اور شمسی سال سے بھی۔ یہ قمری سال صرف مسلمانوں میں نہیں ہے بلکہ بہت سی قوموں میں پرانے زمانے میں رواج تھا۔ قمری سال سے ہی سال شروع کیا جاتا تھا۔ چینیوں میں بھی ہے، ہندوؤں میں بھی ہے اور قوموں میں بھی ہے۔ بہت سے مذہبوں میں پایا جاتا ہے اور اسلام سے پہلے عرب میں بھی دنوں کے حساب کے لئے قمری کیلنڈر ہی رائج تھا۔ بہرحال دنیا میں عام طور پر یہ گریگورین کیلنڈر رائج ہے اور سب اس کو سمجھتے ہیں اس لئے ہر قوم اور ہر ملک نے اس کیلنڈر کو اپنے دن اور مہینوں کے حساب کے لئے اپنا لیا ہے تو اسی وجہ سے دنیا میں ہر سال ہر جگہ اس کے حساب سے یکم جنوری سے سال شروع ہوتا ہے اور 31؍دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ بہرحال سال آتے ہیں بارہ مہینے گزرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ چاہے قمری مہینے کے سال ہوں، یا یہ جو رائج کیلنڈر ہے گریگورئین کیلنڈر، اس کے سال ہوں لیکن دنیا والے دنوں اور مہینوں اور سالوں کو دنیاوی غل غپاڑے اور ہاہو اور دنیاوی تسکین کے کاموں میں گزار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ چاہے وہ مسلمانوں میں سے ہیں یا غیر مسلموں میں سے۔ نئے سال کے آغاز پر جو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے۔ مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں خاص طور پر اور باقی دنیا میں بھی 31؍دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات کو کیا کچھ شور و غل نہیں ہوتا۔ آدھی رات تک خاص طور پر جاگا جاتا ہے بلکہ ساری ساری رات جاگتے ہیں صرف شور شرابے کے لئے، شراب کباب کے لئے، ناچ گانے کے لئے۔ گویا گذشتہ سال کا اختتام بھی لغویات اور بیہودگیوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نئے سال کا آغاز بھی لغویات کے ساتھ ہوتا ہے۔ دنیا کی اکثریت کی دین کی آنکھ تو اندھی ہو چکی ہے اس لئے ان کی تو نظر تو وہاں تک پہنچ نہیں سکتی جہاں مؤمن کی نظر پہنچتی ہے اور پہنچنی چاہئے۔ ایک مؤمن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ کیا ایک مؤمن نے دنیاوی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ اس سال میں اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کی دنیاوی حالت میں کیا بہتری پیدا ہوئی یا دینی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ کیا کھویا اور کیا پایا اور اگر دینی اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے تو کس معیار پر رکھ کر دیکھنا ہے تا کہ پتا چلے کہ کیا کھویا اور کیا پایا۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مؤمن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پہ چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر

عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔ 4

پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دے رہا تو یہ دعا ہمیں کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا آنے والا سال گذشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔ وہ عہد جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا۔ بتوں اور سورج چاند کو پوجنے کا شرک نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ شرک جو اعمال میں ریا اور دکھاوے کا شرک ہے وہ شرک جو مخفی خواہشات میں مبتلا ہونے کا شرک ہے۔ کیا ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے صدقات ہماری مالی قربانیاں ہمارے خدمت خلق کے کام ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یا دنیا دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا۔ ہمارے دل کی چھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑی تو نہیں ہو گئی تھیں۔

پھر اس کے بعد یہ سوال ہے کہ کیا ہمارا سال جھوٹ سے مکمل طور پر پاک ہو کر اور کامل سچائی پر قائم رہتے ہوئے گزرا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا معیار یہ مقرر فرمایا ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا۔ فرمایا سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔

پھر یہ سوال ہے۔ کیا ہم نے اپنے آپ کو ایسی تقریبوں سے دور رکھا ہے جن سے گندے خیالات دل میں پیدا ہو سکتے ہوں یعنی آجکل اس زمانے میں ٹی وی ہے انٹرنیٹ ہے۔ اس پر ایسے پروگرام جو خیالات کو گندہ ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں ان سے ہم نے بچایا اپنے آپ کو۔ اگر ہم ان ذریعوں سے گندی فلمیں اور پروگرام دیکھ رہے ہیں تو ہم عہد بیعت سے دور ہٹ گئے ہیں اور ہماری حالت قابل فکر ہے کیونکہ یہ باتیں ایک قسم کے زنا کی طرف لے جاتی ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے بدنظری سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں؟ کیونکہ یہ حکم عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے ہے کیونکہ امکانات پیدا ہو سکتے ہیں کھلی نظر سے دیکھنے سے اس لئے اپنی نظریں نیچی رکھو اور غض بصر سے کام لو۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے فسق و فجور کی ہر بات سے اس سال میں بچنے کی کوشش کی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے۔ سختی سے لڑائی سے جب لڑائی جھگڑا ہوتا ہے اس وقت آدمی سخت الفاظ بھی کہہ دیتا ہے اور برے الفاظ بھی کہہ دیتا ہے اور ایک مؤمن دوسرے مؤمن سے جب یہ کر رہا ہو تو یہ فسق ہے بلکہ کسی سے بھی کر رہا ہو جب تو یہ فسق ہے۔

پھر سوال یہ ہے جو ہم نے کرنا ہے اپنے آپ سے کہ کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر ظلم سے بچا کر رکھا ہے یعنی ظلم کرنے سے بچا کے رکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کی ایک ہاتھ زمین بھی دبا لینا یا کسی کا ایک کنکر بھی غلط طریق سے لینا ظلم ہے۔ پھر سوال یہ کرنا ہے کہ کیا ہم نے ہر قسم کی خیانت سے اپنے آپ کو پاک رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے بھی خیانت نہیں کرنی جو تم سے خیانت کرتا ہے۔ پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہر قسم کے باغیانہ رویے سے پرہیز کرنے والے ہم ہیں؟ پھر یہ سوال ہے کہ کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے۔ آجکل کے زمانے میں جبکہ ہر طرف بے حیائی پھیلی ہوئی ہے ان نفسانی جوشوں سے بچنا بھی ایک جہاد ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم پانچ وقت نمازوں کا التزام کرتے رہے ہیں۔ سال میں باقاعدگی سے پڑھتے رہے ہیں۔ اس کی کئی جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تلقین فرمائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا نماز تہجد پڑھنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں ارشاد ہے کہ نماز تہجد کا التزام کرو اس میں باقاعدگی پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ یہ صالحین کا طریق ہے فرمایا کہ یہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے فرمایا کہ اس کی عادت گناہوں سے روکتی ہے فرمایا کہ برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بھی بچاتی ہے۔ پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی باقاعدہ کوشش کرتے رہے ہیں یا کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص حکموں میں سے ایک حکم ہے مؤمنوں کو اور یہ دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بھی ہے۔ پھر سوال ہم نے یہ کرنا ہے کہ کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور ہر مشکل سے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جانے والا کام ناقص رہتا ہے بے برکت ہوتا ہے بے اثر ہوتا ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم اپنوں اور غیروں سب کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے رہے ہیں کیا ہمارے ہاتھ اور ہماری زبانیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچی رہی ہیں۔ کیا ہم عفو اور درگذر سے کام لیتے رہے ہیں۔ کیا عاجزی اور انکساری ہمارا امتیاز رہا ہے۔ کیا خوشی غمی تنگی اور آسائش ہر حالت میں ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کا تعلق رکھتے رہے ہیں کبھی کوئی شکوہ تو نہیں پیدا ہوا اللہ تعالیٰ سے کہ میری دعائیں کیوں قبول نہیں کی گئیں یا مجھے اس تکلیف میں کیوں مبتلا کیا گیا۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہر قسم کی رسوم اور ہوا و ہوس کی باتوں سے ہم نے پوری طرح بچنے کی کوشش کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رسوم اور بدعات تمہیں گمراہی کی طرف لے جاتی ہیں ان سے بچو۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کو ہم مکمل طور پر اختیار کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ پھر یہ سوال ہے کہ کیا تکبر اور نخوت کو ہم نے مکمل طور پر چھوڑا ہے یا اس کے چھوڑنے کے لئے کوشش کی ہے کہ شرک کے بعد سب سے بڑی بلا تکبر اور نخوت ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے خوش خلقی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کیا ہم نے حلیمی اور مسکینی کو اپنانے کی کوشش کی ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہر دن ہمارے اندر دین میں بڑھنے اور اس کی عزت وعظمت قائم کرنے والا بنتا رہا ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد جو ہم اکثر دہراتے ہیں صرف کھوکھلا عہد تو نہیں رہا۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا اسلام کی محبت میں ہم نے اس حد تک بڑھنے کی کوشش کی ہے کہ اپنے مال پر اس کو فوقیت دی اپنی عزت پر اس کو فوقیت دی اور اپنی اولاد سے زیادہ اسے عزیز اور پیارا سمجھا۔ پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں یا کرتے رہے ہیں۔ پھر یہ سوال ہے کہ اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ پھر یہ سوال ہے کہ کیا یہ دعا کرتے رہے اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کرتے رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کے معیار ہمیشہ ہم میں قائم رہیں ہم ہمیشہ آپ کی اطاعت کرتے رہیں اعلیٰ معیاروں کے ساتھ اور اس میں بڑھتے بھی رہیں۔ پھر یہ سوال ہے کیا تعلق اخوت اور اطاعت اس حد تک بڑھایا ہے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہ باقی تمام دنیوی رشتے اس کے سامنے ہیچ ہو جائیں معمولی سمجھے جانے لگیں۔ پھر یہ سوال ہے کہ کیا خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کے تعلق میں قائم رہنے اور بڑھنے کی ہم دعا کرتے رہے سال کے دوران کیا اپنے بچوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور وفا کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور اس کے لئے دعا کرتے رہے کہ ان میں یہ توجہ پیدا ہو۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا خلیفہ وقت اور جماعت کے لئے باقاعدگی سے دعا کرتے رہے۔

اگر تو اکثر سوالوں کے مثبت جواب کے ساتھ یہ سال گزرا ہے تو کچھ کمزوریاں رہنے کے باوجود ہم نے بہت کچھ پایا۔ اگر زیادہ جواب نفی میں ہے جتنے سوال میں نے اٹھائے ہیں تو پھر قابل فکر حالت ہے ہمیں اپنی حالتوں پر غور کرنا چاہئے اور اس کا مداوا اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ان راتوں میں یہ دعا کریں آج کی رات بھی ہے اور کل آخری رات ہے اور مصمم ارادہ کریں اور ایک عہد کریں اور خاص طور پر نئے سال کے آغاز میں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری گذشتہ کوتاہیوں اور کمیوں کو معاف فرمائے اور نئے سال میں ہمیں زیادہ سے زیادہ پانے کی توفیق دے ہم کھونے والے نہ ہوں اور ہم ان مؤمنین میں شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جس میں آپ نے اپنی جماعت کو نصائح فرمائیں اور ایک اشتہار کی صورت میں اسے شائع فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقام میں بودوباش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ

درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنجوقت نماز باجماعت کے پابند ہوں وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنے کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں۔ ہر قسم کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچا کے رکھیں اور فرمایا کہ اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔ فرماتے ہیں تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو۔ صرف مؤمن مؤمن کی ہمدردی نہ کرے بلکہ تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانت سے بچاویں اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جوان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے یا حقوق عباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افتراء کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔

فرمایا میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت اور اس انتباہ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ جو عہد بیعت ہم نے کیا ہے اسے پورا کرنے والے ہوں ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزرنے والی ہوں ہم اپنی زندگیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھالتے ہوئے اپنی زندگی کا اچھا نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کرنے والے اور ظاہر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں انعامات سے نوازے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کے لئے جو کامیابیاں مقدر ہیں وہ ہمیں دکھائے۔ نیا چڑھنے والا سال برکتوں کو لے کر آئے اور دشمن کے منصوبے ناکام و نامراد ہوں جس میں منصوبہ بندی میں یہ بڑھتے چلے جارہے ہیں جماعت کی مخالفت میں۔ پاکستان کے احمدی جو اس سال قادیان کے جلسے پر نہیں جا سکے اور اس سے بڑا ان کو افسوس بھی ہے اللہ تعالیٰ ان کی تشنگی کو ختم کرنے کے بھی سامان پیدا فرمائے۔

الجزائر کے احمدیوں کی مشکلات بھی دور فرمائے ان میں سے بھی بعض پر غلط مقدمے ہیں اور جیلوں میں اس وقت اسیر بنے ہوئے ہیں۔ جیلوں میں ان کو رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ دشمن جب زیادتیوں اور ظالمانہ حرکتوں میں بڑھ رہا ہے تو ہمیں بھی اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے دعاؤں پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

**Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 30 December 2016**

## BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ..........................................................................

..........................................................................

..........................................................................

..........................................................................

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB